

حج معصومین [ع] کی زبان سے - حصہ اول

<?xml encoding="UTF-8">

حج کا واجب ہونا

قَالَ عَلِي (ع): (فَرَضَ عَلَيْنَا حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلنَّاسِ) [1]

حضرت علی (ع) نے فرمایا:

”خداوند عالم نے اپنے اس محترم گھر کے حج کو تم پر واجب قرار دیا ہے جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ہے۔“

قَالَ عَلِي (ع): (”فَرَضَ حَجَّهُ وَاجِبَ حَقِّهِ وَكَتَبَ عَلَيْنَا وَفَادَتَهُ فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ“) [2]

حضرت علی (ع) نے فرمایا:

”خداوند عالم نے کعبہ کے حج کو واجب، اس کے حق کی ادائیگی کو لازم اور اس کی زیارت کو تم پر مقرر کیا ہے پس وہ فرماتا ہے: ”لوگوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ جو بھی خدا کے گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہے وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے جائے اور وہ شخص جو کفر اختیار کرتا ہے (یعنی حج انجام نہیں دیتا) تو خدا عالمین سے بے نیاز ہے“

حج کا فلسفہ

قَالَ عَلِي (ع): (”جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ عَلَامَةً لِّتَوَاضِعِهِمْ لِعَظَمَتِهِ وَادْعَانِهِمْ لِعِزَّتِهِ“) [3]

حضرت علی (ع) نے فرمایا:

”خداوند عالم نے کعبہ کے حج کو علامت قرار دیا ہے تاکہ لوگ اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کا اظہار کریں اور پروردگار عالم کے غلبہ نیز اس کی عظمت و بزرگواری کا اعتراف کریں۔“

قَالَ عَلِي (ع): ([”جَعَلَهُ سُبْحَانَهُ لِلْإِسْلَامِ عِلْمًا وَلِلْعَائِدِينَ حَرَمًا“] 4)

حضرت علی (ع) نے فرمایا:

”خداوند عالم نے حج اور کعبہ کو اسلام کا نشان اور پرچم قرار دیا ہے اور پناہ لینے والے کے لئے اس جگہ کو جائے امن بنایا ہے۔“ دین کی تقویت کا سبب

قَالَ عَلِي (ع): (...وَالْحَجَّ تَقْوِيَةً لِلدِّينِ) [5]

حضرت علی (ع) نے فرمایا:

”...اور حج کو دین کی تقویت کا سبب قرار دیا ہے۔“

دلوں کا سکون

قال الباقر (ع): (الْحَجُّ تَسْكِينُ الْقُلُوبِ] 6

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں:

”حج دلوں کی راحت و سکون کا سبب ہے۔“

حج ترک کرنے والا

قال رسول الله (ص): (مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَيْمَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيٌّ وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيٌّ] 8

پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا:

”جو شخص حج انجام دیئے بغیر مر جائے (اس سے کہا جائے گا کہ) تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی۔“

یہی مضمون ایک دوسری روایت میں امام جعفر صادق (ع) سے بھی نقل ہوا ہے۔] 9

حج و کامیابی

لوگوں نے امام محمد باقر (ع) سے دریافت کیا کہ حج کا نام حج کیوں رکھا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

[” قَالَ حَجَّ فُلَانٌ أَيْ أَفْلَحَ فُلَانٌ] 10

”فلاں شخص نے حج کیا یعنی وہ کامیاب ہوا۔“

حج کی اہمیت

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ:

امام محمد باقر (ع) یا امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

[”وَدَّ مَنْ فِي الْقُبُورِ لَوْ أَنَّ لَهُ حَجَّةً وَاحِدَةً بِالدُّنْيَا وَمَا فِيهَا] 11

”مردے اپنی قبروں میں یہ آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! وہ دنیا، اور دنیا میں جو کچھ بھی ہے دیدیتے اور اس کے

عوضانہیں ایک حج کا ثواب مل جاتا۔“

حج کا حق

قال الإمام زين العابدين (ع) في رسالة الحقوق: "حَقُّ الْحَجِّ أَنْ تَعْلَمَ أَنََّّهُ وَفَادَةٌ إِلَى رَبِّكَ وَفِرَارٌ إِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَفِيهِ قَبُولُ تَوْبَتِكَ وَقَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي أَوْجَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ". [12]

امام زین العابدین (ع) اپنے رسالہ حقوق میں فرماتے ہیں:

"حج کا حق تم پر یہ ہے کہ جان لو حج اپنے پروردگار کے حضور میں تمہاری حاضری ہے اور اپنے گناہوں سے اس کی جانب فرار ہے حج میں تمہاری توبہ قبول ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے خداوند عالم نے تم پر واجب کیا ہے۔"

خداجوئی

قال الصادق (ع): "[مَنْ حَجَّ يُرِيدُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَا يُرِيدُ بِهِ رِیَاءً وَلَا سُمْعَةً غَفَرَ اللَّهُ لَهُ أَلْبَتَّةَ] 13

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

"جو شخص حج کی انجام دہی میں خدا کا ارادہ رکھتا ہو اور ریاکاری و شہرت کا خیال نہ رکھتا ہو خداوند عالم یقیناً اسے بخش دے گا۔"

حج کا ثواب

قال رَسُولُ اللَّهِ (ص): "[لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ]". [14]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔"

حج کی تاثیر

ہشام بن حکم کہتے ہیں:

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

["مَنْ سَفَرًا بَلَغَ فِي لَحْمٍ وَلَادَمٍ وَلَا جِلْدٍ وَلَا شَعْرٍ مِنْ سَفَرٍ مَكَّةَ وَمَا أَحَدٌ يَبْلُغُهُ حَتَّى تَنَالَهُ الْمَشَقَّةُ".] 15

"مکہ کے سفر کی طرح کوئی سفر بھی انسان کے گوشت، خون، جلد، اور بالوں کو متاثر نہیں کرتا اور کوئی شخص سختی اور مشقت کے بغیر وہاں تک نہیں پہنچتا۔"

حج میں نیت کی اہمیت

قال الصادق(ع): (لَمَّا حَجَّ مُوسَى(ع) نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى يَا جَبْرَائِيلُ... مَا لِمَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ بِنَيْبِهِ صَادِقَةً وَتَفَقَّةً طَيِّبَةً؟ قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ؛ قُلْ لَهُ: اجْعَلْهُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقًا"۔ [16]

"جس وقت جناب موسیٰ نے حج کے اعمال انجام دیئے تو جبرئیل (ع) ان پر نازل ہوئے جناب موسیٰ نے ان سے پوچھا:

اے جبرئیل (ع)!

جو شخص اس گھر کا حج سچی نیت اور پاک خرچ سے بجا لائے اس کی جزا کیا مقرر ہوئی ہے جبرئیل کچھ جواب دیئے بغیر خداوند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے (اور اس کا جواب دریافت کیا) خداوند عالم نے ان پر وحی کی اور فرمایا: موسیٰ سے کہو کہ میں ایسے شخص کو ملکوت اعلیٰ میں پیغمبروں صدیقوں، شہداء اور صالحین کا ہم نشین قرار دوں گا اور وہ بہترین رفیق اور دوست ہیں۔"

نور میں وارد ہونا

عبد الرحمان بن سمرہ کہتے ہیں: ایک روز میں حضرت پیغمبر اکرم (ص) کی خدمت میں تھا کہ آنحضرت (ص) نے فرمایا:

"إِنِّي رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَائِبَ"۔

میں نے گزشتہ رات عجائبات کا مشاہدہ کیا۔

ہم نے عرض کی کہ اے رسول خدا (ص)! ہماری جان ہمارا خاندان اور ہماری اولاد آپ (ص) پر فدا ہوں آپ نے کیا دیکھا ہم سے بھی بیان فرمائیے:

فَقَالَ... رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ خَلْفِهِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ يَمِينِهِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ شِمَالِهِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ تَحْتِهِ ظُلْمَةٌ مُسْتَنْقِعًا فِي الظُّلْمَةِ فَجَاءَهُ حَجُّهُ وَعُمْرَتُهُ فَأَخْرَجَاهُ مِنَ الظُّلْمَةِ وَادْخَلَاهُ فِي النُّورِ.... [17]

"فرمایا: میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے سے، پشت سے، دائیں اور بائیں سے، اور قدموں کے نیچے سے، اسے تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور وہ ظلمت میں غرق تھا اس کا حج اور اس کا عمرہ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اسے تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کر دیا۔"

حق کے حضور حاضری

قال علي(ع): (الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفَدَّ اللَّهُ، وَحَقَّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكْرِمَ وَفَدَّهُ وَيَحْبُوهُ بِالْمَغْفِرَةِ۔ [18]

حضرت علی (ع) فرماتے ہیں:

"حج اور عمرہ انجام دینے والا خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں میں سے اور خدا پر ہے کہ اپنی بارگاہ میں

آنے والے کا اکرام کرے اور اسے اپنی مغفرت و بخشش میں شامل قرار دے ۔

خداوند عالم کی میزبانی

قال الصادق (ع): (إِنَّ صَيْفَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ حَجٌّ وَاعْتَمَرَ فَهُوَ صَيْفُ اللَّهِ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ. [19]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص حج یا عمرہ بجالائے وہ خدا کا مہمان ہے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ ہو جائے اس کا مہمان باقی رہتا ہے ۔“

حج اور جہاد

قال رسول الله (ص): (جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرَأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ. [20]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”عورتوں اور کمزور لوگوں کا حج اور عمرہ بڑا جہاد اور چھوٹا جہاد ہے۔“

حج عمرہ سے بہتر ہے

قال رسول الله (ص): (اعْلَمْ أَنَّ الْعُمْرَةَ هِيَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ، وَأَنَّ عُمْرَةَ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَحَجَّةٌ خَيْرٌ مِنْ عُمْرَةٍ. [21]

21

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عثمان بن ابی العاصی سے فرمایا:

”جان لو کہ عمرہ حج اصغر ہے اور بلا شہ عمرہ دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ہے ان سب سے بہتر ہے، نیز یہ بھی جان لو کہ حج عمرہ سے بہتر ہے۔“

گناہ ڈھل جاتے ہیں

قال رسول الله (ص): (أَيُّ رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ خَاجِلًا مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَا رَفَعَ قَدَمًاوَوَضَعَ قَدَمًا، تَنَاسَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ بَدَنِهِ

كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ، فَإِذَا وَرَدَ الْمَدِينَةَ وَصَافَحَنِي بِالسَّلَامِ، ضَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالسَّلَامِ، فَإِذَا وَرَدَ ذَا الْحُلَيْفَةِ

وَاعْتَسَلَ، طَهَّرَهُ اللَّهُ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِذَا لَبَسَ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ، جَدَّدَ اللَّهُ لَهُ الْحَسَنَاتِ وَإِذَا قَالَ: اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، أَجَابَهُ الرَّبُّ

عَزَّوَجَلَّ: "لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، أَسْمَعُ كَلَامَكَ وَأَنْتَ رُبُّي، فَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ وَطَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَصَلَ اللَّهُ لَهُ

الْخَيْرَاتِ.... [22]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص حج و عمرہ کے لئے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے پس جو قدم بھی وہ اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ہے اس کے بدن سے گناہ یوں گرتے جاتے ہیں جیسے درختوں سے پتے چھڑتے ہیں، پس جب وہ شخص مدینہ میں وارد ہوتا ہے اور سلام کے ذریعہ مجھ سے مصافحہ کرتا ہے تو فرشتے بھی سلام کے ذریعہ اس سے ہاتھ ملاتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور جب وہ ذولحلیفہ (مسجد شجرہ) میواردھو کر غسل کرتا ہے تو خداوند عالم اسے گناہوں سے پاک کردیتا ہے۔ جب وہ احرام کے دو جامہ اپنے تن پر لپٹتا ہے تو خداوند عالم اسے نئے حسنات اور ثواب عطا کرتا ہے جب وہ ”لبیک اللہم لبیک“ کہتا ہے تو خداوند عزوجل اسے جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے ”لبیک و سعدیک“ میں نے تیرا کلام اور تیری آواز سنی اور (عنایت کی نظر) تجھ پر ڈال رہا ہوں اور جب وہ مکہ میں وارد ہوتا ہے اور طواف نیز صفا و مروہ کے درمیان سعی انجام دیتا ہے تو خداوند عالم ہمیشہ کی نیکیاں اور خیرات اس کے شامل حال کر دیتا ہے۔“

دعا کی قبولیت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (أَرْبَعَةٌ لَا تُرَدُّ لَهُمْ دَعْوَةٌ حَتَّى تَفْتَحَ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتَصِيرَ إِلَى الْعَرْشِ: [الْوَالِدُ لَوْلَدِهِ، وَالْمَظْلُومُ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ، وَالْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ]۔ 23

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”چار لوگ ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی یہاں تک کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعائیں عرش الہی تک پہنچ جاتی ہیں:

۱۔ باپ کی دعا اولاد کے لئے ،

۲۔ مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف،

۳۔ عمرہ کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے ۔

۴۔ روزہ دار کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کر لے ۔

دنیا بھی اور آخرت بھی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (مَنْ أَرَادَا لِدُنْيَاوَالْآخِرَةِ فَلْيَوْمٌ هَذَا الْبَيْتَ، فَمَا أَتَاهُ عَبْدٌ يَسْأَلُ اللَّهَ دُنْيَا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنْهَا، وَلَا يَسْأَلُهُ آخِرَةً إِلَّا أَدَّخَرَ لَهُمِنْهَا]۔ 24

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص دنیا اور آخرت کو چاہتا ہے وہ اس گھر کی طرف آنے کا ارادہ کرے بلاشبہ جو بھی اس جگہ پر آیا اور اس نے خدا سے دنیا مانگی تو خداوند عالم نے اس کی حاجت پوری کردی نیز یہ کہ اگر خداوند عالم سے اس نے آخرت طلب کی تو خداوند عالم نے اس کی یہ دعا بھی قبول کی اور اسے اس کے لئے ذخیرہ کردیا۔“

آگاہی کے ساتھ حج

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): فِي حُطْبَتِهِ يَوْمَ الْعَدِيرِ: مَعَاشِرَ النَّاسِ، حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ الدِّينِ وَالتَّقْضَى، وَلَا تَنْصَرِفُوا عَنِ الْمَشَاهِدِ إِلَّا بِتَوْبَةٍ وَإِقْلَاعٍ. [25]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوم غدیر کے خطبہ میں فرمایا:
”اے لوگو! خانہ خدا کا حج پوری آگاہی اور دینداری سے کرو، اور ان متبرک مقامات سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کے بغیر واپس نہ لوٹو۔“

شرط حضور

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) كَانَ أَبِي يَقُولُ: [مَنْ آمَّ هَذَا الْبَيْتَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا مِّنَ الْكَبِيرِ رَجَعَ مِّنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ]. [26]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے اس گھر کی طرف روانہ ہو اور خود کو کبر و خود پسندی سے دور رکھے تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اسے اس کی ماں نے ابھی پیدا کیا ہو۔“

حج کی برکتیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع): (حَجُّوا وَاعْتَمِرُوا، تَصِحَّ أَبْدَانُكُمْ، وَتَتَسَّعَ رِزَاقُكُمْ، وَتُكَفَّرَ مَوَاضِعُ عِيَالِكُمْ، وَقَالَ: الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَهُ وَمَوْجُوبٌ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمُسْتَأْنَفٌ لَهُ الْعَمَلُ، وَمَحْفُوظٌ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ). [27]

امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”علی بن الحسین علیہما السلام فرماتے تھے کہ: حج اور عمرہ بجالاؤ تاکہ تمہارے جسم سالم، تمہاری روزیاء زیادہ اور تمہارے خانوادہ اور زندگی کا خرچ پورا ہو آپ مزید فرماتے تھے: حاجی بخش دیا جاتا ہے جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے، اس کا نامہ عمل پاک کر کے پھر سے لکھا جاتا ہے اور اس کا مال اور خاندان امان میں رہتے ہیں۔“

جو حج قبول نہیں

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ (ع) قَالَ: مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ أَرْبَعٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فِي أَرْبَعٍ: مَنْ أَصَابَ مَالًا مِنْ غُلُولٍ أَوْ رِبَا أَوْ خِيَانَةٍ أَوْ سَرِقَةٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ فَيَزَكَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَا حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ. [28]

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں:

”جو شخص چار طریقوں سے مال اور پیسہ حاصل کرے اس کا خرچ کرنا چار چیزوں میں قبول نہیں ہے:
جو شخص آلودگی اور فریب کی راہ سے، سود کے ذریعہ، خیانت کے ذریعہ اور چوری کے ذریعہ پیسہ حاصل کرے تو
اس کی زکات، صدقہ، حج اور عمرہ کرنا قبول نہیں ہے۔“

مال حرام کے ذریعہ حج

قال ابو جعفر (ع): (لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً مِنْ مَالٍ حَرَامٍ)۔ [29]

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں :

”خداوند عالم حرام مال کے ذریعہ کئے جانے والے حج و عمرہ کو قبول نہیں کرتا۔“

حاجی کا اخلاق

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) قَالَ: مَا يُعْبَأُ مَنْ يَسْلُكُ هَذَا الطَّرِيقَ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي
اللَّهِ، وَحِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ، وَحُسْنُ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَهُ۔ [30]

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:

”جو شخص حج کے لئے اس راہ کو طے کرتا ہے اگر اس میں تین خصلتیں نہ ہوں تو وہ خدا کی توجہ کا مرکز
نہیں بنتا:

۱۔ تقویٰ و پرہیز گاری جو اسے گناہ سے دور رکھے۔

۲۔ صبر و تحمل جس کے ذریعہ وہ اپنے غصہ پر قابو رکھے۔

۳۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک۔

کامیاب حج

قال رسول الله (ص): (إِنْ مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعْ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)۔ [31]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جس نے حج یا عمرہ کیا اور کوئی فسق و فجور انجام نہ دیا تو وہ اس شخص کی طرح پاک واپس ہوتا ہے جیسے
اس کی ماں نے اسے ابھی پیدا کیا ہے۔“

حج کی قسمیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: الْحَجُّ حَجَّانِ: حَجُّ اللَّهِ، وَحَجُّ لِلنَّاسِ، فَمَنْ حَجَّ لِلَّهِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى اللَّهِ الْجَنَّةَ، وَمَنْ حَجَّ لِلنَّاسِ كَانَ ثَوَابُهُ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [32]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

حج کی دو قسمیں ہیں:

”خدا کے لئے حج اور لوگوں کے لئے حج، پس جو شخص خدا کے لئے حج بجالایا اس کی جزا وہ خدا سے جنت کی شکل میں حاصل کرے گا اور جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے حج کرتا ہے اس کی جزا قیامت کے دن لوگوں کے ذمہ ہے۔“

حاجیوں کی قسمیں

معاویہ ابن عمار کہتے کہ امام صادق (ع) نے فرمایا:

الْحَاجُّ يَصْدُرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: فَصِنْفٌ يَعْتَقُونَ مِنَ النَّارِ، وَصِنْفٌ يَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَصِنْفٌ يُحْفَظُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَذَلِكَ أَدْنَى مَا يَرْجِعُ بِهِ الْحَاجُّ. [33]

”حاجی تین قسم کے ہوتے ہیں:

ایک گروہ جہنم کی آگ سے رہائی پاتا ہے، دوسرا گروہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوتا ہے جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیدا ہوا ہو، اور تیسرا گروہ وہ ہے کہ اس کا خاندان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ وہ کمترین جزا ہے جس کے ساتھ حاجی واپس ہوتے ہیں۔“

ناکام حاجی

قال رسول الله (ص): (يَا تَى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَحُجُّ أَعْنِيَاءُ أَمْتَى لِلزُّهَةِ، وَأَسَاطُهُمُ لِلتِّجَارَةِ، وَقُرَاؤُهُمُ لِلرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ وَقُفَرَانُهُمُ لِلْمَسَا لَةِ). (۱)

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے دولت مند لوگ سیرو تفریح کے لئے اور درمیانی طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے قاری حضرات ریاکاری اور شہرت کے لئے اور فقرا مانگنے کے لئے حج کو جائیں گے۔“

اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سلوک

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): (وَطَنٌ نَفْسُكَ عَلَى حُسْنِ الصَّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبَتْ فِي حُسْنِ خُلُقِكَ، وَكَفَّ لِسَانَكَ، وَاکْظَمَ

عَظِيمٌ، وَاقْلٌ لَّغَوَك، وَتَفَرُّشٌ عَفْوَك، وَتَسْخُو نَفْسَك. [34]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”خود کو آمادہ کرو تاکہ جس شخص کے بھی ہمراہ سفر کرو اچھے اور خوش اخلاق ساتھی رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے غصہ کو پی جاو، بیہودہ وبے فائدہ کام کم کرو، اپنی بخشش کو دوسروں کے لئے وسیع کرو، اور سخاوت کرنے والے رہو۔“

راہ کی اذیت

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: مَنْ أَمَّطَ أَدَى عَنْ طَرِيقِ مَكَّةَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ حَسَنَةً وَمَنْ كَتَبَ لَهُ حَسَنَةً لَمْ يُعَذِّبْهُ. [35]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں اذیت و تکلیف اٹھا ئے خداوند عالم اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور جس شخص کے لئے خداوند عالم نیکی لکھتا ہے اسے عذاب نہیں دیتا۔“

حج کی راہ میں موت

قال الصادق (ع): عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ذَاهِبًا وَجَائِيًا أَمَّنَ مِنَ الْفَرَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. [36]

عبد اللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں جاتے وقت یا واپس ہوتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن کے عظیم خوف ہراس سے امان میں رہے گا۔“

حج میں انفاق کرنا

قال الصادق (ع): (دَرَّهَمٌ فِي الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفَيْنِ أَلْفٍ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ). [37]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”حج کی راہ میں ایک درہم خرچ کرنا حج کے علاوہ کسی اور دینی راہ میں بیس لاکھ درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے۔“

احرام کا فلسفہ

عَنِ الرَّضَا (ع): (فَإِنْ قَالَ: فَلِمَ أُمِرُوا بِالْإِحْرَامِ؟ قِيلَ: لَا نَيْتَحَشَّعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَمْنِهِ وَلِئَلَّا يَلْهَوْا وَيَسْتَغْلَوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا وَالذَّاتِهَا وَيَكُونُوا جَادِينَ فِيهَا هُمْ فِيهِ قَاصِدِينَ نَحْوَهُ، مُقْبِلِينَ عَلَيْهِ بِكُلِّيَّتِهِمْ، مَعَ مَا فِيهِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلَّهِ تَعَالَى وَلِبَيْتِهِ، وَالتَّذَلُّلِ لَا نَفْسِهِمْ عِنْدَ قَصْدِ هُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَوَفَادَتِهِمْ إِلَيْهِ، رَاجِعِينَ نَوَابِهِ، رَاهِبِينَ مِنْ عِقَابِهِ، مَاضِينَ نَحْوَهُ مُقْبِلِينَ إِلَيْهِ بِالدَّلِّ وَالْإِسْتِكَانَةِ وَالْخُضُوعِ. [38]

امام علی رضا (ع) نے فرمایا:

”اگر یہ کہا جائے کہ لوگوں کو احرام پہننے کا حکم کیوں دیا گیا ہے ؟ تو یہ کہا جائے گا کہ :اس لئے کہ لوگ اللہ کے حرم اور امن وامان کی جگہ میں وارد ہونے سے پہلے خاشع اور منکسر مزاج ہوں ، امور دنیا ، اس کی لذت و باور زینتوں میں سے کسی بھی چیز میں خود کو مشغول نہ کریں جس کام کے لئے آئے ہیاور جس کا ارادہ رکھتے ہیں اس پر صابر رہیں اور پورے وجود سے اس پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ احرام میں خدا اور اس کے گھر کی تعظیم۔ اپنی فروتنی اور باطنی ذلت و حقارت ، خدا کی طرف قصد اور اس کے حضور وارد ہونا ہے، جب کہ وہ اس سے جزا کی امید رکھتے ہیں اس کے عقاب اور سزا سے

خوف زدہ ہیں اور انکسار و فروتنی اور ذلت خواہی کی حالت میں اس کی طرف رخ کئے ہوئے ہیں۔“

احرام کا ادب

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): (إِذَا حَرَمْتَ فَعَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَذِكْرِ اللَّهِ كَثِيرًا، وَقَلَّةِ الْكَلَامِ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ يَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَهُ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ. [39]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”جب محرم ہو جاو تو تم پر لازم ہے کہ باتقویٰ ربو ،خدا کو بہت یاد کرو ، نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کہ بلا شبہ حج اور عمرہ کا کامل ہونا یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کو نیکی کے علاوہ کسی اور امر میں نہ کھولے۔“

حقیقی لبیک

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): مَا مِنْ مُلَبِّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ وَ شَجَرٍ وَمَدْرَحَتِي تَنْقَطِعُ الْأَرْضُ مِنْ هَا هُنَا وَهَاهُنَا. [40]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”کوئی شخص-ص لبیک نہیں کہتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں ،پتھر درخت ،ڈھیلے اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں یہاں تک کہ وہ زمین کو یہاں سے وہاں تک طے کر لے۔“

- 1: [نهج البلاغه خ ١ .]
- ١١ - نهج البلاغه : خ ١ . / 2 [وسائل الشيعة : ١٥]
- 3 [نهج البلاغه : خ ١]
- ١١ - نهج البلاغه : خ ١ . / 4 [وسائل الشيعة : ١٥]
- 5 [نهج البلاغه : خ ١ .]
- ٧٥ - 6 [بحار الانوار : ١٨٣]
- ١١ / ١ - علل الشرايع : ٢١١ / 7 [وسائل الشيعة : ١٠٣]
- ٢ - ١١ / ثواب الاعمال : ٧٠ / 8 [وسائل الشيعة : ١٠٩]
- ١١ / ١ - علل الشرايع : ٢١١ / 9 [وسائل الشيعة : ١٠٣]
- ١١ / ١ - علل الشرايع : ٢١١ / 10 [وسائل الشيعة : ١٠٣]
- ٥ - ١١ / تهذيب الاحكام : ٢٣ / 11 [وسائل الشيعة : ١١٠]
- ٢ - 12 / ٦٢٠ [من لايحضره الفقيه : ٣٢١٢]
- ٢ - ٨ / محجة البيضاء : ١٤٥ / 13 [مستدرک الوسائل : ١٨]
- ٢ - ٣ / محجة البيضاء : ١٤٥ / ١٧٥ / 14 [سنن ترمذی : ٨١٩٠]
- ٤ - 15 / ٢٦٢ [الكافي : ٤١]
- ٢ - 16 / ٢٣٥ [من لايحضره الفقيه : ٢٨٧]
- ٨ - ٣٠١ / مستدرک الوسائل : ٣٩ / 17 [امالی صدوق : ٣٤٢]
- ٢ - تحف العقول : ١٢٣ - 18 [وسائل الشيعة : ١١٦]
- ١٢ - 19 / خصال : ١٢٧ - [وسائل الشيعة : ٥٨٦]
- ٥ - 20 [سنن نسائي : ١١٤]
- ٩ - 21 / ٤٤ [معجم الكبير طبرانی : ٨٣٣٦]
- ١٤٨ - 22 [الحج العمرة في القرآن والحديث : ٣٢٥]
- ٥١٠ / 23 [كافي : ٦]
- 24 [مسند الامام زيد : ١٩٧ -]
- ٢٥٧ - 25 [الحج العمرة في القرآن والحديث : ٧١٨]
- ٤ - 26 / ٢٥٢ [كافي : ٢]
- ٤ - 27 / ٢٥٢ [كافي : ١]
- ١١ - 28 [امالی صدوق : ٢٢٢ - وسائل الشيعة : ١٢٥]
- ٩٣ - 29 [بحار الانوار : ١٢٠]
- ٤ - 30 / ٢٨٦ [كافي : ٢]
- ٢ - 31 [سنن دار قطنی : ٢٨٤]
- ٧٤ - 32 [ثواب الاعمال : ١٦]
- ٥ - 33 / ٢١ [تهذيب الاحكام : ٥٩]
- ٤ - 34 / ٢٨٦ [كافي : ٣]

٤- ٥٤٧/ 35 [كافي: ٣٤]

٥- ٢٣/ 36 [تهذيب الاحكام : ٦٨]

٥- 37 [تهذيب الاحكام : ٢٢]

٢- ٢/ وسائل الشيعة: ٣١٢ / 38 [عيون اخبار الرضا: ٢٥٨]

٤- ٣٣٧/ 39 [كافي: ٣]

٢- ٩٧٥/ 40 [سنن ابن ماجه: ٢٩٢١]